



اے حکیم! بلا شبہ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے پس جس نے اسے دلی سخاوت کے ساتھ لیا، اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جس نے اسے دل کے لالچ کے ساتھ لیا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی اور وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے، جو کھاتا تو بے، لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ ساتھ سے بہتر ہے

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال مانگا، تو آپ نے مجھے دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ نے پھر دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ نے پھر دیا، پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے پس جس نے اسے دلی سخاوت کے ساتھ لیا، اس کے لیے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جس نے اسے دل کے لالچ کے ساتھ لیا، اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی اور وہ اس شخص کی مانند ہوتا ہے، جو کھاتا تو بے، لیکن سیر نہیں ہوتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ ساتھ سے بہتر ہے حکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس پر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا، یہاں تک کہ دنیا کو چھوڑ جاؤں چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حکیم رضی اللہ عنہ کو کوئی شہ دینے کے لیے بلائے، تو وہ لینے سے انکار کر دیتے تھے بعد ازاں عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینے کے لیے بلایا، لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مسلمانو! میں حکیم کے معاملے میں تمہیں گواہ بنانا ہوں کہ اس مال نے میں اللہ کی طرف سے ان کا جو مقرر حق ہے، میں نے اسے ان کے سامنے پیش کیا، لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا تاوقت وفات حکیم رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے بعد لوگوں میں سے کسی سے کچھ نہ مانگا

[صحیح] [متفق علیہ]

مفہوم حدیث: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کچھ مال مانگا آپ نے انہیں مال دے دیا انہوں نے پھر مانگا، تو آپ نے پھر دیا پھر مانگا، تو آپ نے انہیں پھر دے دیا اور اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ اے حکیم: "یہ مال بہت سرسبز اور میٹھا ہے" یعنی یہ بہت محبوب و مرغوب ہے دل اسے پسند کرتے ہیں اور طبعی طور پر اس کی طمع رکھتے ہیں بالکل ایسے ہی، جیسے دل کو تروتازہ پھل، خوش نما منظر اور خوش ذائقہ مٹھائی پسند ہوتی ہیں پھر آپ نے فرمایا: "جس نے اسے سخاوت دل کے ساتھ لیا" یعنی جس نے مال اس طرح حاصل کیا کہ دل صاف ہو، اصرار، لالچ اور شدید خواہش کی آمیزش نہ ہو "اس کے لیے اس میں برکت رکھ دی جاتی ہے" یعنی اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتے ہیں اور یوں وہ بڑھتا اور زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے، اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اور ایسے شخص کو قناعت دے دی جاتی ہے وہ دل کا تونگر ہو جاتا ہے اس کا دل پر سکون رہتا ہے اور وہ اس مال کے ساتھ سعادت مندانہ زندگی گزارتا ہے "جو شخص دل کے لالچ کے ساتھ اسے لیتا ہے" یعنی اس کے دل میں مال کی شدید خواہش بسی ہوتی ہے، وہ اسے حاصل کرنے کے لیے رہتا ہے اور اس کے اندر لالچ کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے "تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی" یعنی اللہ تعالیٰ اس مال سے برکت نکال لیتے ہیں اور ایسے شخص کو قناعت سے محروم کر دیتے ہیں اور یوں وہ ہمیشہ دل کا فقیر ہی رہتا ہے، چاہے اسے پوری دنیا کے خزانے ہی کیوں نہ دے دیے جائیں مسلم شریف میں اسی معنی کی ایک اور حدیث بھی ہے، جس میں آپ نے فرمایا: "میں تو فقط خازن ہوں جسے میں خوش دلی سے دیتا ہوں، اس کے لیے اس میں برکت رکھ دی جاتی ہے اور جو شخص اسے مانگ کر اور لالچ کے ساتھ مجھ سے لیتا ہے، وہ اس

شخص کی مانند ہوتا ہے، جو کھاتا تو ہے، لیکن سیر نہیں ہوتا۔ ”و اس شخص کی مانند ہوتا ہے، جو کھاتا تو ہے، لیکن سیر نہیں ہوتا“ یعنی اس حریص شخص کی مانند ہوتا ہے، جو جتنا بھی کھاؤ اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ جب میلان نفس کے ساتھ لینے کا یہ حال ہے، تو اس شخص کا کیا حال ہوگا، جو مانگ مانگ کر لیتا ہے اس کا حال تو اس سے بہت ہی گہرا ہوگا۔ اسی لیے نبی نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ”اس مال میں سے اگر کچھ تمہارے پاس بغیر کسی نفسی میلان اور بن مانگے آجائے، تو اس کے لئے لو اور جو نہ آئے، اس کے پیچھے اپنے دل کو نہ لگاؤ“ یعنی جس ملنے والے مال میں تمہارے نفس کا میلان ہو اور اس میں رغبت و اشتیاق ہو، اسے مت لو اور اسی طرح جو مانگنے پر آئے، اسے بھی مت لو۔ ”اوپر والا ہاتھ نیچے والا ہاتھ اسے ہتھکڑی یعنی نہ مانگنے والا ہاتھ مانگنے والا ہاتھ سے ہتھکڑی کیونکہ اس نے اپنے آپ کو مانگنے کی ذلت سے بچا لیا، اس ہاتھ کے برعکس جس نے اپنے آپ کو ذلت میں ڈال کر اپنی قدرو عزت میں خود ہی کمی کی۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے اس ذات کی قسم اٹھائی، جس نے نبی کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس بات پر کہ وہ آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں مانگیں گے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! جس ذات نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اس کی قسم! میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا، یہاں تک کہ دنیا چھوڑ جاؤں۔ رسول اللہ کی وفات کے بعد جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی، تو وہ انہیں کچھ دینا چاہتے، لیکن وہ اسے قبول نہیں کرتے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد جب عمر رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو انہوں نے آپ کو بلوایا، تاکہ انہیں کچھ دے سکیں، لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو گواہ بنانے کو کہا: گواہ رہو کہ میں انہیں مسلمانوں کے بیت المال سے دینا چاہتا ہوں، لیکن وہ قبول نہیں کرتے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا اس لیے کہا کہ روز قیامت اللہ کے سامنے ان کی عمر رضی اللہ عنہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے اور وہ لوگوں کے سامنے اپنی ذمہ داری سے عذر برا ہو جائیں۔ تاہم پھر بھی حکیم رضی اللہ عنہ ان سے کچھ نہ لینے پر مصر رہے، یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

<https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3703>



النجاة الخيرية
ALNAJAT CHARITY

